مدد سے طالب علم اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ آئندہ اصل مقالے کی ابتدا شروع ہی سے اچھی طرح کر سکے۔

☆... جمع کردہ مواد میں سے کچھ کو چھوڑنا اور انہیں مقالے کا جز نہ بنانا کافی کڑوا گھونٹ ہے۔ مواد اکٹھا کرنے کے دوران طالب علم نے جتنی محنت کی تھی، اس سے گزرنے کے بعد اس مواد کو استعمال نہ کرنا اس پر بہت گراں گزرتا ہے، لیکن اس کڑواہٹ کو خوشی خوشی نگلنے سے متعلق گفتگو ضروری ہے۔ طالب علم کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ غیر ضروری مواد جمع کرنے سے مقالے پر لازماً منفی اثر پڑتا ہے۔ اس کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ تحقیق کے لیے کی گئی محنت صرف مقالے کی تیاری کے لیے نہیں ہوتی، بلکہ اس کا اصل ہدف متعلقہ مضمون میں مہارت حاصل کرنا، تحقیق کا طریقہ و سلیقہ سیکھنا اور تحقیقی ذوق کو فطرتِ ثانیہ بنانا ہوتا ہے۔ طالبعلم نے جتنا پڑھا ہے اور جتنا مواد اکٹھا کیا ہے، اس سے یقیناً اس کو فائدہ ہوا ہے اور یہ مواد اگرچہ مقالے کا حصہ نہیں بنا ہے، لیکن وہ اس کی علمی زندگی کا حصہ ضرور ہے اور امتحانی مناقشہ کے دوران وہ اس کے کام آئے گا۔ نیز مستقبل میں مزید تحقیق کرتے وقت وہ اس کو دوسرے تحقیقی مضامین کا حصہ بنا سکتا ہے۔

☆... طالب علم مقالے میں مذکورہ تمام مواد کا ذمہ دار ہو گا۔ وہ کسی چیز سے صرف اس لیے بری الذمہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے یہ مواد کسی دوسرے شخص سے نقل کیا ہے، اگرچہ وہ دوسرا شخص علمی مرتبے میں انتہائی بلندی پر ہو، لہٰذا طالب علم کو اُن تمام مصنفین کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے زیرِ بحث موضوع پر لکھا ہو۔ اسی طرح اس کو یہ بھی جاننا چاہئے کہ کون سے مصنف تسامح و تساہل کرتے ہیں اور کون سے مصنف حزم و احتیاط؟ ان کی معاملہ فہمی کتنی ہے؟ وہ علمی، اخلاقی اور تحقیقی روایات کی کتنی پابندی کرتے ہیں؟ اور اس کے علاوہ ہر اس چیز کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا چاہئے جو کسی بھی لکھنے والے کی تحریر پر اثر انداز ہو سکتی ہے، مثلاً: سیاسی افکار، اقتصادی

www.alghanipublisher.com